منافقین کی تعریف، علماء کو مقابلے کا چیلنج،

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول ﷺ

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶/ مارچ ۱۹۸۷ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت کی:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۲﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۴﴾

(المنافقون: ۲-۴)

گزشتہ خطبہ میں میں نے اس نہایت ہی غیر اسلامی اور دل آزار مہم کا ذکر کیا تھا جو پاکستان کے مولویوں کے ایک طبقہ کی طرف سے کلمہ طیبہ کے خلاف چلائی جارہی ہے۔ کلمہ طیبہ ایک ایسا محاورہ ہے جو ہندوستان اور پاکستان میں رائج ہے اور جب ہم کلمہ طیبہ کہتے ہیں تو مراد اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ سے ہے۔ صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ شہادہ بھی کہا جاتا ہے اور کلمہ طیبہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ عرب اسی کلمہ کو کلمہ شہادۃ کے نام سے جانتے ہیں کیونکہ یہ گواہی دینے والا کلمہ ہے۔ اس لئے ہمارے

لٹریچر میں جب کلمہ شہادۃ کا ذکر کلمہ طیبہ کے لفظ کے تابع آتا ہے تو عربی میں ترجمہ کرتے وقت یہ تاکید کی جاتی ہے کہ اسے کلمہ شہادۃ لکھا جائے ورنہ عربوں کو اس کی سمجھ نہیں آسکتی۔ تو بہر حال نام اس کا جو بھی معروف ہو کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادہ بنیادی حقیقت تو وہی رہتی ہے۔

اس کلمہ کو ایک بہت ہی بڑے جرم اور بھیانک جرم کے طور پر آج کل پاکستان میں بعض علماء کی طرف سے دیکھا جارہا ہے اور اگر کوئی احمدی کلمہ طیبہ پڑھے یا کلمہ شہادہ پڑھے اور یا اسے اپنے سینے سے لگائے پھرے یا اس کے گھر سے لکھا ہوا یہ کلمہ برآمد ہو یا اس کے خطوں میں یہ کلمہ لکھا ہوا پایا جائے تو پاکستان کے علماء کے نزدیک یہ اتنا بھیانک ظلم ہے کہ نہ صرف اسے فوراً بحوالہ پولیس کرنا چاہئے بلکہ پولیس کے حوالے کرنے سے پہلے جس حد تک بھی اسے مارا جائے اور ذلیل اور رسوا کیا جائے وہ بھی کارِ ثواب ہے اور جب ایسے حکومت کے افسران جو طبعی شرافت دل میں رکھتے ہیں اس بات میں تردّد محسوس کرتے ہیں یہاں تک کے بعض پولیس افسران بھی احمدیوں کے خلاف کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادہ پڑھنے کے نتیجے میں پرچہ درج کرنے سے گریز کرتے ہیں تو ان کے خلاف ایک بڑی مہم چلائی جاتی ہے انہیں مرزائی نواز کہا جاتا ہے، ان کے خلاف حکومت میں شکایتیں کی جاتی ہیں کہ اسے تبدیل کردو۔ چنانچہ اتنا خوف شرفاء افسروں کے دل میں اس بات کا بیٹھ گیا ہے کہ بہت ہی کم ایسے مرد ہیں کو جو مردانگی اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اصولاً اس ناپاک مہم میں ملوث ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ مگر بہر حال ایسے مرد شرفاء گنتی کے چند ہوتے ہیں۔ اکثر تو ہمارے ملک میں یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ شرافت یا گونگی ہوتی ہے یا بزدل ہوتی ہے۔

گزشتہ مرتبہ میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ قرآن کریم کی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس سلسلے میں میں آئندہ مزید وضاحت کروں گا کہ اس کا کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادہ کی مہم سے کیا تعلق ہے۔ تعلق یہ ہے کہ علماء اپنے اس مذموم فعل کو حسن دکھانے کے لئے، اچھا کر کے دکھانے کے لئے بعض موقف اختیار کر رہے ہیں جنہیں شائع کر کے سارے پاکستان میں پھیلایا جارہا ہے اور باہر سے جو خبریں آرہی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزی میں بھی ایسے رسائل کی اشاعت کی جارہی ہے کثرت کے ساتھ اور عربی زبان میں بھی کثرت کے ساتھ ایسے رسائل کی اشاعت کی جارہی ہے جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ پاکستان میں ہم احمدیوں کو کلمہ پڑھنے سے اس لئے روکتے ہیں کہ

ان کا کلمہ پڑھنا کلمہ کی توہین ہے اور توہین کیوں ہے اس مضمون پر چھوٹے چھوٹے رسائل اور پمفلٹس بڑی کثرت کے ساتھ تقسیم کئے جارہے ہیں۔ لکھوکھہا کی تعداد میں پاکستان میں ایسے پمفلٹس شائع کئے گئے اور باہر کی دنیا میں بھی کثرت سے شائع کئے گئے۔

پہلے میں نے اس کو نظر انداز اس لئے کئے رکھا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے سارا پاکستان جانتا ہے جو احمدیوں کو جانتا ہے کہ یہ مولوی جھوٹ بول رہے ہیں اور جتنے بھی الزامات ایسے رسائل میں ہیں وہ جھوٹے الزام ہیں، ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ مگر بیرونی دنیا کو واقعۃً دھوکے میں ڈالا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر ایسے لوگ جن کو کچھ بھی پتہ نہیں جماعت احمدیہ کا یا کبھی جماعت سے ان کا واسطہ نہیں پڑا، ان کو جب اس قسم کے رسائل پہنچائے جائیں گے تو یقیناً غلط فہمی پیدا ہوگی۔ چنانچہ عرب دنیا میں ایک بہت بڑی نفرت کی خلیج حائل کی گئی ہے ان رسائل کے ذریعہ جماعت کے خلاف اور اسی طرح باہر یورپ سے بھی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ وہاں بھی جب ان رسائل کے اشاعت کی جاتی ہے تو جماعت سے نفرتیں بڑھنے لگتی ہیں، دوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسے رسائل کا جواب جو علمی رنگ رکھتا ہوگا۔ بہر حال ہر جواب علمی رنگ میں ہونا چاہئے میرا مطلب یہ ہے نقطہ بہ نقطہ جواب جو کتب کے حوالے سے کھول کر بیان کیا جائے اور دکھایا جائے کہ کہاں الزام لگانے والے جھوٹے ہیں کیا افترا پردازی کی گئی ہے، کہاں تلبیس سے کام لیا گیا ہے؟ ایسا جواب تفصیلی انشاء اللہ تعالیٰ شائع کیا جائے گا۔ مگر مختصراً بنیادی طور پر جو جواب ہے وہ میں آج آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جو کتابچے شائع کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کتابچے میں جو ذیلی عنوانات ہیں وہ یہ ہیں:۔ قادیانی محمد رسول اللہ، محمد رسول اللہ ؐ کی دو بعثتیں، مرزا بعینہٖ محمد رسول اللہ ؐ، محمد رسول اللہ ؐ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں، مرزا خاتم النبیین ؐ، مرزا اہل الرسل فخر الاولین و الآخرین، پہلے محمد رسول اللہ ؐ سے بڑھ کر، ہلال اور بدر کی نسبت، بڑی فتح مبین، روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہا، ذہنی ارتقاء، محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے کافر۔

ان عنوانات سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ کیا کیا افترا پردازیاں جماعت کے خلاف کی گئی ہوں گی۔ خلاصۃً آخر پر جو مولوی صاحب یہ رسالہ لکھنے والے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

”مندرجہ بالا حوالوں پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو محمد رسول اللہ ﷺ کا ظہور اکمل سمجھ کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں اور

چونکہ محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے ان کے نزدیک کافر ہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک محمد عربی ﷺ کا کلمہ منسوخ ہے۔اگر بغور جائزہ لیا جائے تو قادیانیوں کے نزدیک بہائیوں کی طرح محمد عربی ﷺ کی نبوت اور رسالت کا دور بھی ختم ہو چکا ہے۔وہ عملاً منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق اب صرف مرزا قادیانی کی پیروی ہی مدار نجات ہے“۔

پھر کچھ وقفے کے بعد بیان کرتے ہیں:۔

”یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے بغیر دین اسلام مردہ ہے“۔

یہ خلاصہ ہے اس مہم کا جو انہوں نے اپنے الفاظ میں نکالا ہے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا ہر فرد جب اپنے اوپر یہ الزام لگتا ہوا سنے گا یا دیکھے گا تو اس کا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھ جائے گا، زیادہ پختہ ہو جائے گا اور جان لے گا کہ آپ کے مخالفین واضح طور پر افتراء کرنے والے اور جھوٹے ہیں اور انہیں کوئی شرم نہیں ہے ایسے خطرناک جھوٹے الزام لگانے کے متعلق کوئی عار نہیں ہے، کوئی بات نہیں ہے۔

چنانچہ تمام عالم کے اندر پھیلی ہوئی جماعت کا بچہ بچہ، بوڑھا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہر شخص گواہ ہے کہ اس الزام کا ایک ایک لفظ جھوٹ ہے اور سوائے اس کے کوئی جواب نہیں کہ **لعنة الله على الكاذبين** کہ اگر تم نے جھوٹ کی لعنت کمانی ہی ہے تو ہم تمہیں کس طرح روک سکتے ہیں۔آخر اتنی دنیا میں جماعت پھیلی ہے انگریزوں میں پھیلی، جرمنوں میں پھیلی، امریکیوں میں پھیلی، افریقیوں میں پھیلی، چین میں گئی، جاپان میں گئی، روسی احمدی ہوئے اور دنیا کے ممالک میں نام لیں ممالک کا اور وہاں کے احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو ہم دکھاتے چلے جائیں گے۔کسی ملک کا ایک احمدی بھی ایسا نہیں ہے جو اس الزام کو سچا سمجھ سکے۔

ہر احمدی جب کلمہ پڑھتا ہے تو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا کلمہ پڑھتا ہے۔ ہر احمدی یقین رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی پایا آنحضرت ﷺ کے فیض

سے پایا۔ ایک ذرہ بھی آپ نے نہ دعویٰ کیا نہ واقعتہً ایسا ہوا کہ ایک ذرّہ فیض کا بھی آپ نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کے وسیلے کے بغیر پایا ہو۔ یہی ہمارا ایمان ہے اسی ایمان پہ ہم زندہ ہیں اسی ایمان کی حفاظت کے لئے ہم ہر قربانی دے رہے ہیں۔ اس لئے اتنا جھوٹا، لچر اور بے حقیقت الزام لگا کر یہ پتا نہیں اپنے لئے کیا کما رہے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ ان کو علم نہ ہو اس بات کا یہ صاف پتا چل رہا ہے کہ یہ تحریر جو ہے یہ تلبیس ہے اور دھوکا دینے کی ناپاک کوشش ہے عبارتوں میں سے کچھ حصے نکال کر ان کو غلط رنگ پہنا کر اور جن معنوں میں وہ بات بیان نہیں کی گئی ان معنوں میں اسے زبردستی بنا کر یہ نتیجے نکالے گئے ہیں، ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

لیکن بہر حال اس کے متعلق میں پھر دوبارہ بات کروں گا۔ سر دست یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے یہ الزام سچے ہوں **نعوذ باللہ من ذالک** ۔ اگر جماعت احمدیہ **نعوذ باللہ من ذالک** ساری دنیا میں منافق ہے اور خود ان میں سے بھی جو شرفاء جماعت میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں وہ **نعوذ باللہ من ذالک** آنحضرت ﷺ کا نام لے کر آپ ﷺ مراد نہیں لیتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مراد لیتے ہیں اور عملاً کلمہ پڑھتے وقت اللہ اور رسول کی بات نہیں کرتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات کرتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو جو بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے وہ منافقت ہے۔ ظاہراً تو وہی نام ہے، ظاہراً تو وہی کلمہ ہے اس لئے ظاہری طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فتویٰ تو بہر حال نہیں لگایا جا سکتا کہ یہ کلمہ کے منکر ہیں۔ حد سے زیادہ جو کوشش کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ منافق ہیں اور یہ ہی دعویٰ کیا گیا ہے کہ منہ سے کچھ اور کہتے ہیں دل میں کچھ اور مراد ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ صورت ہے تو ایسی صورت میں ان کو کیا حق ہے اور شریعت اسلامیہ کیا حکم دیتی ہے اور آنحضرت ﷺ کی سنت ہمیں کیا رستہ دکھاتی ہے اس مضمون پر روشنی ڈالنے کے لئے میں نے قرآن کریم سے وہ چند آیات تلاوت کیں تھیں جو سورۃ المنافقون سے لی گئیں اول دو، تین اور چار آیتیں۔ ان آیتوں سے قتل مرتد کے عقیدہ کے خلاف بھی بڑا قطعی استدلال ہوتا ہے لیکن یہ آیتیں بعینہٖ اس مضمون پر بھی روشنی ڈال رہی ہیں جو اس وقت پاکستان میں زیر بحث ہے کہ اگر کوئی شخص کلمہ پڑھتا ہو اور کوئی دوسرا مولوی یہ سمجھتا ہو کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، منافقت سے کلمہ پڑھتا ہے، دل میں یہ سچی گواہی نہیں دے رہا تو اس دوسرے مولوی کو کیا حق دیتی ہے شریعت کہ اسے کیا کرنا

چاہئے یہ بحث ہے۔

اس بحث کو قرآن کریم پہلے اٹھا چکا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح آئندہ کے حالات کی پیشگوئی بھی ان آیات میں کی گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں یہ حالات چسپاں ہوتے تھے ظاہری طور پر بلکہ اس رنگ میں پیشگوئی کی گئی کہ اگر ایسے حالات پیدا ہوں تو شریعت کا تقاضا کیا ہے۔ یہ مراد نہیں ہے **نعوذ باللہ من ذالک** جماعت احمدیہ کو منافق ظاہر کیا گیا ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ جماعت احمدیہ کی سچائی ان آیات میں بطور پیشگوئی بتائی گئی ہے اور ان لوگوں کو منافق دکھایا گیا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا طریق چھوڑ کر آپ کے دشمنوں کا طریق اختیار کریں گے اور یہ آیت کسوٹی ہے ان کے لئے، صاف پہچانے جائیں گے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے ہمیں کاٹنے والے ہمیں کاٹنے میں کامیاب ہوتے ہیں یا خود کٹ جاتے ہیں۔

اس آیت میں، بسم اللہ کے بعد جو دوسری آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ کہ اے محمدؐ! جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ کہ تو یقیناً اللہ کا رسول ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اللہ خوب جانتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے، اسی نے تو بھیجا ہے تجھے۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ یہ بھی گوای دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بول رہے ہیں۔ جب کہتے ہیں تو رسول ہے تو ہرگز دل میں یہ مراد نہیں ہوتی کہ تو رسول ہے، جھوٹ بولتے ہیں۔ مولوی جو ہم پر الزام لگاتے ہیں ان کو اس لئے الزام لگانے کا حق نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ میں کسی مسلمان کو بھی حق نہیں دیا نہ آئندہ آنے والے کسی مسلمان کو حق دیا تو وہ کسی کے ادّعا کے خلاف اس کی طرف کوئی بات منسوب کرے اور دل کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو زبان سے نہ کہتا ہو تو یہ ایک اصول ہے آنحضرت ﷺ کا لیکن اس آیت میں خدا خبر دے رہا ہے آنحضرت ﷺ نے اپنی طرف سے کوئی فتویٰ جاری نہیں فرمایا۔ اللہ واضح طور پر بعض لوگوں کے متعلق خبر دیتا ہے کہ وہ تیرے پاس آتے ہیں، تجھے خدا کا رسول بتاتے ہیں، اللہ جانتا ہے تو رسول اللہ ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً انہوں نے اپنے ایمان کو ڈھال بنالیا ہے۔ فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس اس کے نتیجے میں وہ اللہ کے رستے سے روکتے ہیں۔ اِنَّهُمْ

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یقیناً بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

پاکستان کے موجودہ علماء جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگا رہے ہیں بلا ثبوت جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں خدا کی گواہی کے مطابق اس زمانے کے منافقین کیا کرتے تھے اور ہمیں ان منافقوں سے ملا رہے ہیں یہ ہے صورتحال اور اس تفصیل کے ساتھ ہمیں ان کے مشابہ قرار دے رہے ہیں کہ کہتے ہیں اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً انہوں نے کلمہ کو اپنی ڈھال بنایا ہوا ہے دھوکہ دینے کے لئے۔ اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ مسلمان عوام الناس کو دھوکہ دے دیں اور وہ دھوکے کے ذریعے جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں یہ سمجھتے ہوئے کہ سچ مچ یہی کلمہ ہے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پھر وہ خدا کے رستے سے ان کو روکیں۔ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہ بہت ہی برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

جہاں تک مشابہت بنانے کا تعلق ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم نے وہاں جو منافقین کا نقشہ کھینچا ہے اللہ کی گواہی کے مطابق ہم پر یہ وہی الزام لگا رہے ہیں لیکن جہاں تک واقعات کا تعلق ہے میں آگے جا کر ظاہر کروں گا کہ بالکل برعکس صورتحال ہے۔ جہاں تک جُنَّةً کا لفظ ہے کہ یہ ڈھال بناتے ہیں اور مسلمان بنتے ہیں یہ بات قابل غور ہے کہ وہ ڈھال کس طرح بناتے تھے۔ جُنَّةً شر سے بچنے کے لئے ہوتی ہے، حملے سے بچنے کے لئے ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اگر بعض منافقین کلمہ پڑھ کے مسلمان ظاہر کرتے تھے تو کسی شر سے بچنے کے لئے کرتے تھے اور اگر آج احمدی کلمہ پڑھنے کے نتیجے میں شر میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ کیسے منافق ہو گیا۔

اتنی کھلی کھلی بات ہے کہ حیرت ہے کہ ان کی عقلوں میں گھستی نہیں بات۔ جُنَّةً تو بچنے کے لئے ہوتی ہے منافق تو اس لئے پڑھتا ہے کوئی چیز کے فائدے اٹھا جائے اور نقصان سے بچ جائے اور احمدی کلمہ پڑھتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ شدید تکلیفوں میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ہزاروں ہیں جو جیلوں میں ٹھونسے گئے جن کے اوپر ہر وقت عدالت کے مقدموں کی تلواریں لٹکی ہوئی ہیں، ہر وقت کی ان کے اوپر پابندیاں ہیں، ضمانتوں پر جو رہا ہوئے ہیں ان کو بھی بار بار پیشی میں جانا پڑتا ہے اور جس قسم کے ہمارے ملک کے حالات ہیں جو جانتے ہیں ان کو اندازہ ہے کہ کتنا بڑا عذاب ہے وہاں کی عدالتوں میں پیش ہونا یعنی سزا ہونا یا ہونا تو بعد کا قصہ ہے ایسے گندے مناظر ہیں ایسے تکلیف دہ

حالات ہیں سارا دن ان لوگوں میں جا کر بیٹھنا اور آوازیں پڑنا جس قسم کے قماش کے لوگ وہاں اکٹھے ہوتے ہیں ہر قسم کے مجرم، ان لوگوں میں شرفاء کا جانا خود اپنی ذات میں ایک بہت بڑی سزا ہے۔

تو مولویوں کی بات تو قرآن کریم کے اس ایک لفظ نے جھوٹی کر دی اب جتنا مرضی زور لگا لیں احمدیوں کے متعلق وہ منافقت کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اللہ فرماتا ہے یہ جُنَّةً کے طور پر ایسا کرتے ہیں ان کو کچھ فوائد پہنچتے ہیں اور بعض شر سے بچتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام تو کلمہ پڑھتے ہیں مار کھانے کے لئے، مصیبتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جرأت کے ساتھ بار بار اس کلمے کی محبت میں جیل میں جاتے ہیں تو جُنَّةً کیسے بن گیا یہ کلمہ یہ تو جُنَّةً ہٹانے والی چیز ہوگئی۔

پھر فرمایا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر انکار کیا اور انکار میں پھر ایسے پختہ ہوئے کہ فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ اور اب وہ ہرگز نہیں سمجھیں گے۔

اس سے بڑی پختہ گواہی کسی کے کفر کی اور نہیں دی جا سکتی اور کسی کے جھوٹ اور منافقت کی اس سے بڑی گواہی نہیں دی جا سکتی۔ اگر ایسے شخصوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے نرمی کا سلوک فرمایا تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس لئے نرمی کا سلوک فرمایا کہ آپ کو توقع تھی کہ یہ مسلمان ہو جائیں گے اور میری نرمی اور پیار کے نتیجے میں ان کو بات سمجھ آ جائے گی۔ کوئی انسان جو ذرا سی بھی عربی سے واقفیت رکھتا ہو اس آیت کو پڑھنے کے بعد یہ بات نہیں سوچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جھوٹے ہیں جھوٹی گواہی دے رہے ہیں حالانکہ تو خدا کا نبی ہے وہ تجھے نبی نہیں سمجھتے اور پھر فرماتا ہے کہ انہوں نے جُنَّةً بنا لیا ہے، ڈھال بنا لیا ہے اس بات کو اپنے لئے اور ایمان لائے تو تھے کسی وقت لیکن پھر کافر ہو گئے یعنی مرتد ہوئے اور ایسے پکے مرتد ہو چکے ہیں خدا جو عالم الغیب ہے وہ جانتا ہے فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ کہ اب ان کے دلوں پر مہریں لگ چکی ہیں فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ جو چاہو کر لو یہ کبھی سمجھ نہیں سکیں گے۔ اس واضح خبر کے بعد آنحضرت ﷺ کیسے توقع رکھ سکتے تھے کہ یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے یا اپنے طرز عمل میں یا طرز فکر میں تبدیلی پیدا کر لیں گے۔

پھر ایک آیت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کا نقشہ کھینچتے ہوئے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آجاؤ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ اللہ کا رسول تمہارے لئے بخشش مانگے گا خدا سے، اس کا دل بہت ہی نرم اور رحیم ہے وہ تمہیں بخشش کی طرف بلاتا ہے لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ سر مٹکاتے ہوئے تکبر کے ساتھ وہ چلے جاتے ہیں وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ تو ان کو دیکھے گا کہ وہ اس بات سے رک جاتے ہیں دوسروں کو بھی روکتے ہیں خود بھی رکتے ہیں وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ ایسی حالت میں کہ نہایت ہی متکبر لوگ ہیں۔

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ایسی حالت ان کی ہو چکی ہے کہ اے اللہ کے رسول ان کے لئے برابر ہے کہ خواہ تو ان کے لئے بخشش مانگے یا نہ مانگے۔ لَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ان لوگوں کو خدا کبھی نہیں بخشے گا إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (المنافقون: ۶-۷) اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اس سے زیادہ پختہ جھوٹ بولنے والے، کلمہ سے مذاق کرنے والے، منافقت سے کام لینے والے، پکے کافر جن کے دلوں پر مہریں لگی ہیں اور زیادہ متصور ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے گواہی دی ہے اور خود حضرت محمد مصطفی ﷺ کو بتایا، ان لوگوں سے آنحضرت ﷺ کا کیا سلوک تھا۔ جو سچ مچ کے منافق تھے، مبینہ منافق نہیں۔ ان میں سے کتنوں کو آنحضرت ﷺ نے کلمہ سے روکا کہ تم ایسے ناپاک اور فاسق لوگ ہو جن کو خدا کہتا ہے تم ہوتے کون ہو میرا کلمہ پڑھنے والے۔ یہ پیغام نہیں بھیجا کہ کلمہ سے رک جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے، یہ پیغام بھیجا کہ آجاؤ میں تمہارے لئے بخشش کی دعا مانگوں گا اور یہ پیغام بھیجتے رہے۔

ایسی زبان استعمال فرمائی گئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مستقل حالت تھی۔ بار بار ہمدرد لوگ جاتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ کون لوگ ہیں ان کو سمجھاتے تھے کہ ایسا نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ان کی بخشش کی دعا مانگے گا تب بھی میں نہیں بخشوں گا مگر آنحضرت ﷺ نرم پہلو رکھتے ہیں کہ باوجود اس واضح خدا تعالیٰ کے علم دینے کے بخشش کے لئے پیغام بھیج رہے ہیں کہ آؤ میں

تمہارے لئے دعا کروں۔ زندگی میں اسی حالت پر یہ لوگ قائم رہے اور بعض ان میں سے اسی حالت پر مرے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں آپ کے سامنے اور جو منافقوں کا سردار تھا وہ آنحضور ﷺ کی زندگی میں آپ کی آنکھوں کے سامنے مرا اور اسی حالت میں مرا جس پر خدا نے گواہی دی تھی۔ اس کے متعلق آپ نے کیا سلوک فرمایا۔ سیرۃ النبویہ لابن ہشام جزء رابع مطبوعہ بیروت صفحہ ۱۴۶،۱۴۵ میں ایک حدیث ہے حضرت ابن عباس کی روایت سے جو سننے سے تعلق رکھتی ہے اس کا اس مضمون سے بڑا گہرا تعلق ہے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بلایا گیا (یہ آیتیں نازل ہو چکی ہیں اور عبداللہ اول نمبر پر ان آیتوں کا مصداق تھا یہ سردار المنافقین کہلاتا تھا۔ مسلسل آنحضرت ﷺ کا رویہ اس کے ساتھ ایسا مشفقانہ رہا کہ بعضوں کو یہ جرأت ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کو اس کی نماز جنازہ کے لئے بلائیں) حضورؐ وہاں گئے اور جب اس کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں اپنی جگہ سے ہٹ کر آنحضرت ﷺ کے سینے کے سامنے دو بدو کھڑا ہو گیا، قریب ہو کر بالکل قریب جا کر سینے کے سامنے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز جنازہ پڑھائیں گے جس نے فلاں دن فلاں بات کہی اور فلاں وقت فلاں بات کہی اس بات کا قرآن کریم میں ذکر بھی ہے۔ (نہایت ہی حیثیا نہ بات ہے اور گستاخی رسول اس سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتی یعنی نہ صرف یہ کہ جھوٹے تھے اور منافق تھے بلکہ شدید گستاخ تھے یہ لوگ اور حضرت عمرؓ نے وہیں اس کی نعش کے سامنے یہ بات آنحضرت ﷺ کو یاد کروائی تھی)۔ حضرت عمرؓ بتاتے ہیں کہ اس طرح میں اس کے ایسے واقعات گنوانے لگا کہ اس بدبخت نے یہ کہا، یہ کہا، یہ کیا، یہ کیا، یہ کیا اور آپؐ آج اس کی نماز جنازہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح مسکراتے رہے۔ عجیب حوصلہ ہے ہمارے آقا کا حیرت ہے۔ ایک ایک بات پر آنحضرت ﷺ کے دل عشق سے اچھلتا ہے۔ وہ ساری گالیاں سن رہے ہیں جو بدبخت نے دی ہیں سارے ذلت آمیز اس کے واقعات جو خود ذلتوں سے بھرے ہوئے تھے اور **نعوذ باللہ من ذالک** ذلتیں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر رہا تھا۔ وہ سنتے رہے جنازہ

سامنے پڑا ہوا ہے مسکراتے رہے حتیٰ کے میں نے اس بات پر بہت ہی زور دیا جتنا میں دے سکتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عمر! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے اس لئے میں نے اختیار کو استعمال کیا ہے مجھے کہا گیا ہے:۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۗ (التوبہ: ۸۰)

مجھے کہا گیا ہے تو ان کے لئے چاہے بخشش مانگ چاہے بخشش نہ مانگ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے بخشش مانگے گا فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اللہ انہیں معاف نہیں فرمائے گا۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ اگر میں اس کے لئے ستر سے زائد مرتبہ استغفار کروں تو اس بخش دیا جائے گا تو میں ضرور ستر سے زائد مرتبہ استغفار کروں گا۔

یہ ہے حضرت محمد مصطفی ﷺ، روح اچھلتی ہے آپ کے عشق میں۔ ایسا کامل حسن ہے اخلاق کو ایسا درجۂ کمال تک پہنچایا ہے کہ اس کے اوپر اخلاق کا تصور نہیں ہوسکتا اور یہ ان کا حال ہے یہ ان لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ کا اسوہ ہے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ منافق ہے اس بات کو بھولے نہیں اور یہ خود ساختہ اپنے منافقوں کے متعلق یہ رویہ اختیار کر رہے ہیں اس کو بار بار اب یہاں بتانے کی ضرورت نہیں آپ جانتے ہیں ساری دنیا جانتی ہے اب تو۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی اور اس کی میت کے ساتھ گئے حتیٰ کے اس کی قبر کے پاس کھڑے رہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی جرأت پر بہت تعجب ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے میں نے کی اور اللہ اور رسول زیادہ علم رکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے آخری وقت تک پچھتاتے رہے ہیں۔ جب یہ روایت بیان کی ہے تو اس وقت تک شرمندہ اور پچھتاتے رہے ہیں کہ عمر! تجھے ہوا کیا تھا، اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں اسی میں سب حکایت، سب بات مکمل ہو جاتی ہے۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کو یاد دلا رہے ہو کہ قرآن میں یہ اترا اور اس نے یہ کہا اور اس نے یہ کہا۔ جس پر قرآن نازل ہو رہا تھا وہ زیادہ جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا کیا مفہوم ہے اور اس کے نتیجے میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ یہ دو آیتیں نازل ہوئی۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۴﴾

(التوبہ:۸۴)

کہ ان میں سے کسی ایک کی قبر پر جو مر جائے ان منافقین میں سے کبھی نماز نہیں پڑھنی تو نے کبھی ان کا جنازہ نہیں پڑھنا۔ وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ اور نہ کبھی ان کی قبر کے پاس جا کے کھڑے ہونا ہے۔ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کا کفر کیا ہے۔ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ اور مر گئے اور وہ فاسق تھے یعنی وہی خبر جو قرآن کریم نے دی تھی کہ فاسقوں کے طور پر رہیں گے، فاسقوں کے طور پر ہی مریں گے وہ خبر ان کے متعلق پوری ہو چکی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک کی پھر منافق کی نماز نہیں پڑھائی۔

اس سے دو اور بڑے دلچسپ استنباط ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ خدا تعالیٰ کو تو علم تھا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز پڑھنی ہی پڑھنی ہے جب تک میں روکوں گا نہیں۔ تو یہ آیتیں پہلے کیوں نہ نازل فرمادیں؟ وہ تو مستقبل کا واقف ہے۔ یہ آیتیں پہلے نازل نہ فرمانا نعوذ باللہ بھول نہیں تھی یوں بیان کرتے ہیں بعض روایت کرنے والے گویا کہ اللہ تعالیٰ کو پتا لگا او ہو! یہ تو نہیں رکیں گے اس طرح پڑھنے سے۔ خاص حکم دوں تو پھر رکیں گے۔ ہرگز یہ مقصد نہیں ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک اسوۂ حسنہ کا ایک ایسا عظیم الشان پہلو دنیا کی نظر سے اوجھل رہ جاتا اگر یہ دو آیتیں پہلے نازل ہو جاتیں۔ لوگ کہہ سکتے تھے کہ دشمنوں کو معاف کرنے پہ آمادہ تھے شدید منافقین، پختہ منافقین جو انتہائی بدزبانی کرنے والے تھے ان کا بھی جنازہ آپ پڑھ لیتے اگر خدا نہ روکتا۔ یہ کہنے کی باتیں ہوتی صرف لیکن اللہ تعالیٰ نے حکمت کاملہ کے تابع کچھ تاخیر کر دی اس واضح حکم دینے میں تاکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل کی حالت لوگوں کو پتا لگ جائے، ہمیشہ کے لئے دنیا کے سامنے ایک نمونہ قائم ہو جائے کہ اس طرح محمدی حسن اپنے دشمنوں کے حق میں جلوہ دکھاتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ وہ معلوم لوگ تھے، معروف لوگ تھے وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا صاف پتا چلتا ہے کہ وہ سارے لوگ سوسائٹی میں معروف تھے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

جنرل (General) ایک فتویٰ تھا خدا کا۔ معین فتویٰ تھا سب کو علم تھا کس کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ عبداللہ جب مرا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے اس کے متعلق یہ یہ باتیں آئیں تو آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ نہیں اس کا نام دکھاؤ قرآن کریم نے کہاں لکھا ہے۔ معروف لوگ تھے سوسائٹی جانتی تھی اور اللہ گواہی دے چکا تھا اس کے باوجود ساری زندگی منافقوں میں سے ایک کو بھی آنحضرت ﷺ یا آپ کے صحابہ نے کلمہ پڑھنے سے نہیں روکا۔ یہ کہہ کر کہ یہ ناپاک ہیں اور جھوٹے ہیں ان کے دل میں کچھ اور ہے اور زبان سے کچھ اور جاری ہے۔

آج کا مولوی دو طرح سے تجاوز کر رہا ہے اور بڑی بے باکی دکھا رہا ہے۔ اول یہ تجاوز کر رہا ہے کہ جس کی خبر ان کو خدا نے نہیں دی وہ خود خبر اپنی ہاتھ میں لے رہا ہے اور خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے جس کی اجازت آنحضرت ﷺ نے نہیں دی وہ بغیر اجازت کے وہ فعل کر رہے ہیں کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی واضح ہدایات کے خلاف ہے یہ بات کہ کسی کے دل کی طرف وہ بات منسوب کرو جو اس کی زبان سے جاری نہیں ہو رہی۔ اس کا حق خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ جب خدا نے یہ حق استعمال فرمایا اور کھلم کھلا بتا دیا اس کے باوجود ان کے کلمہ سے نہیں روکا گیا۔ یہ ان کا دوسرا تجاوز ہے۔ جھوٹا الزام لگاتے ہیں خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد جو نتیجہ نکالتے ہیں وہ سنّت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کھلی کھلی بغاوت ہے اور ہمیں کاٹ رہے ہیں آنحضرت ﷺ کے دامن سے یہ آیت تو ان کو اس طرح کاٹ کے پھینک دیتی ہے جس طرح کسی تیز چھری سے کسی شاخ کو دو نیم کر دیا جائے، دو ٹکڑے کر دیا جائے۔ کوئی تعلق بھی نہیں رہتا اس آیت کی روشنی میں ان لوگوں کا جو ہم پر یہ ظلم کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ اور آپ کے اسوہ حسنہ سے۔ اگر واقعۃً آنحضرت ﷺ کی محبت میں یہ جوش ہے اور ہمیں منافق اور جھوٹا سمجھ کے کر رہے ہیں تو پھر ان کے لئے سنت نبوی کے سوا اور کسی چیز کی پیروی کا چارہ ہی کوئی نہیں۔ ایک ہی پیروی ہے جس کی محبت کا دم بھرتے ہو، جس کے عشق کے راگ الاپتے ہو جس کی غلامی پر فخر کرتے ہو اس کی پیروی کرو اس کے دشمنوں کی پیروی کیوں کرتے ہو۔

اس لئے آج انہوں نے اپنے دعویٰ سے اپنا جھوٹ ثابت کر دیا ہے اپنے عمل سے بھی اپنا جھوٹ ثابت کر دیا ہے۔ عملاً دعویٰ خدائی کا کر رہے ہیں اور عملاً سنّت نبویہ کے خلاف شدید بغاوت کر رہے ہیں۔

جہاں تک ان الزامات کا جائزہ لینے کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا انشاء اللہ تعالیٰ اس موضوع پہ نقطہ بنقطہ جواب لکھ کر ان سب زبانوں میں کثرت کے ساتھ تقسیم کرایا جائے گا جن زبانوں میں انہوں نے یہ الزام تراشیاں شروع کی ہوئی ہیں اور جو بھی ہوگا ضرور ہوگا۔ چاہے وہاں پاکستان کے احمدیوں کو اور تنگی میں ڈالیں لیکن پاکستان میں بھی اب ضروری ہو گیا ہے کہ اس قسم کا جوابی اشتہار شائع کیا جائے یا چھوٹا رسالہ شائع کیا جائے اور کثرت کے ساتھ وہاں پھیلایا جائے۔

جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا تعلق ہے۔آپ کے متعلق یہ نتیجہ نکالنا جو نکالا ہے ایسا ظلم عظیم ہے ایسی سفا کی ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ ان کو یہ کیسے جرأت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کو کیا نصیحت کی اور آپ کا کیا دین تھا اور کیا کلمہ تھا یہ آپ کے اپنے الفاظ میں سنئے:۔

''ہم مسلمان ہیں، خدائے واحد ولاشریک پر ایمان لاتے ہیں''۔

ہاں ایک اور نتیجہ انہوں نے اس کتاب سے یہ نکالا ہے کہ شریعت منسوخ ہوگئی ان کے نزدیک اور اب مرزا غلام احمد کا کلام ہی ان کی شریعت ہے۔ حیرت ہے ان کی فتنہ پردازیوں پر کوئی خدا کا ادنیٰ سا بھی خوف نہیں کھاتے کیسے کیسے بڑے جھوٹ بولتے ہیں اور کس قدر بے باکی سے بولتے ہیں مگر اگر یہی بات ان کی سچی ہے تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے جو شریعت ہمیں بتائی ہے وہ سن لیجئے، پھر اس کو بھی مانیں کسی جگہ ٹھہریں تو سہی۔ اگر ہم سے وہی سلوک کرنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور اس کو یہ ہماری شریعت ماننے پر آمادہ ہیں تو پھر وہ شریعت سن لیجئے وہ کیا ہے۔ وہ شریعت یہ ہے:۔

''ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب اور اس کے رسول محمد ﷺ کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں اور فرشتوں اور یوم البعث اور بہشت اور دوزخ پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی

نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں“۔ (نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ: ۷)

پس اگر ان کے نزدیک احمدیوں کی شریعت وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تو پھر وہ شریعت تو یہ ہے۔ مگر جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے کبھی اس پاؤں پہ کھڑا ہوتا ہے کبھی دوسرے پاؤں پہ کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی ایک بات تو واضح طور پر مانیں اور عہد کریں کہ ہاں ہم اس بات سے نہیں ٹلیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہئے“۔ (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ: ۲۶۰)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ الزام تراشیاں اسی طرح جاری رہیں اور فرضی قصے جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے چلے جائیں اور ہمیں جواب دینے کی اجازت نہ ہو اور جماعت احمدیہ کی زبان پر بھی پابندی لگی ہو ایک ملک میں اور قلم پر بھی پابندی ہو اور وہ کوشش کر کے اپنی آواز پہنچانے کی کوشش کریں لیکن ظاہر بات ہے کہ رستے میں بہت سی روکیں ہوں گی، دقتیں ہوں گی اور جس کثرت سے ان کا گند مصنوعی اور افتر اپردازیوں کا گند یہ پھیل رہا ہے اور جہاں جہاں تک یہ گند پہنچ رہا ہے ممکن نہیں ہے جماعت کے لئے اپنے محدود وسائل میں ان سب جگہوں تک یہ بات، اس کا جوابی پیغام پہنچادے۔ تو اس کا کیا حل ہے؟

ایک ہی حل ہے اور میں تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ان سارے علماء کو خواہ وہ پاکستان میں بسنے والے ہوں یا باہر ہوں میں چیلنج کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح خدا تعالیٰ کے پاک نام کی قسمیں کھا کر یہ اعلان کیا ہے کہ میرا کلمہ وہی ہے جو سب مسلمانوں کا کلمہ ہے اور میرا رسول حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ ہیں اور میرا ان سب باتوں پر ایمان ہے جو اسلام لانے کے لئے جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس شوکت اور شان سے آپ نے قسم کھائی ہے

اور لعنت ڈالی ہے جھوٹوں پر اس طرح اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو یہ قسم اٹھالیں اور سارے علماء مل کر یہ حلفیہ بیان پاکستان میں شائع کریں اور باہر دنیا میں اس کا ترجمہ کرا کے شائع کرائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جھوٹوں پر اس کی لعنت پڑتی ہے اور یہ دعا کرتے ہوئے کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو خدا ہم پر لعنت ڈالے ہمیں ذلیل و رسوا کرے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ اعلان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ فی الحقیقت اور ہے اور جب یہ کلمہ پڑھتی ہے، جب محمد رسول اللہ علیہ وسلم کہتی ہے تو مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتے ہیں اور ان کی شریعت اور ہے ان کا خدا اور ہے اور **نعوذ باللہ من ذالک** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں ہر شان میں افضل سمجھتے ہیں۔

غرضیکہ جتنی افترا پردازیاں یہ کر رہے ہیں اگر ان میں کبھی بھی غیرت اور ایمان ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہ قسم پہلے سے کھا چکے ہیں یہ بھی آگے قسم اٹھا جائیں اور پھر دیکھیں خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔ بددعا تو میں روکتا ہوں کرنے سے مگر یہ لوگ ایسے ظالم ہیں ایسی سفّاکی ان کے اندر پائی جاتی ہے، جھوٹ اور افترا پہ ایسی جرأت ہے کہ اب کچھ چارہ نہیں رہا کہ سوائے اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس چیلنج کو جو اپنے اندر ایک مخفی چیلنج کا رنگ رکھتا ہے ان کی طرف پھینکوں اور ان سے کہوں کہ **تم بھی اگر جرأت رکھتے ہو اور واقعۃً تم متقی ہو خدا پر ایمان لاتے ہو تو تم اسی قسم کی جرأت دکھاؤ۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس شان کے ساتھ اللہ کو گواہ اور حاضر ناظر جان کر عہد کیا ہے اور ایک اعلان کیا ہے تم بھی ایسا اعلان کر دو مقابل کا کہ یہ لوگ جھوٹے اور بدکار اور فاسق اور فاجر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور دین اسلام سے ہٹے ہوئے اور بہائیوں کی طرح ایک نیا دین بنانے والے ہیں۔ یہ ساری باتیں جو الزام لگائے گئے ہیں اس پر اعلان کر دیں پھر دیکھیں خدا کی تقدیر کیا فیصلہ فرماتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> ''بالآخر پھر میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلّ شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** میرا عقیدہ ہے اور لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (الاحزاب:۴۱) پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس ایمان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم

کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت ﷺ کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا''۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ: ۶۷)

جواب میں قوت ہے، شان ہے اور لیکن ساتھ ایک رحم کا کا پہلو بھی ہے ''مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا'' لیکن یہ لوگ اتنے بے باک ہو چکے ہیں کہ اب تو ان کو یہ کہنا چاہئے کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو خدا اس دنیا میں بھی ہمیں پوچھے۔ اب تو اس شخص کی نہج پہ یہ چل پڑے ہیں جس نے یہ کہا تھا کہ اس دنیا میں بھی پھر ہم پر پتھراؤ ہو اور آسمان پتھر برسائے۔

اس لئے جب اس قدر بے باکی اختیار کر چکے ہیں تو پھر آگے بڑھیں اور یہ اعلان کریں خدا کی قسمیں کھا کے کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ اس دنیا میں ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں برباد اور ذلیل ورسوا کر دے اگر ہم اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں کہ احمدی محمد مصطفی ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھتے بلکہ مرزا غلام احمد کا کلمہ پڑھتے ہیں، دین محمد کے قائل نہیں بلکہ ایک اور دین بنایا ہوا ہے، قرآن کے قائل نہیں بلکہ ایک اور کتاب ہے جو قرآن کے برخلاف اور اس سے جدا ایک الگ کتاب بنالی گئی ہے۔ ان کی شریعت بہائیوں کی طرح مختلف شریعت ہے ان کا خدا اور ہے ان کا رسول اور ہے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو **نعوذ باللہ من ذالک** یہ محمد رسول اللہؐ سے افضل ہی نہیں بلکہ خدا مانتے ہیں۔ یہ سب باتیں یہ سب بکواس اسی کتاب میں موجود ہے۔

تو پھر یہ کر لیں اور اگر یہ کر کے دکھائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ **خدا کی قہری تجلّی ضرور ظاہر ہوگی آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے کہ کس طرح خدا کی تقدیر ان کے پرخچے اڑا کے رکھ دے گی اور ذلیل ورسوا اور ناکام کر کے دکھائے گی۔ ناکامی تو بہر حال ان کے مقدر میں ہے** لیکن ہم یہ تو منتیں کرتے ہیں اور اسی کی ہمیشہ خدا سے توقع رکھتے ہیں کہ ان کو خدا ہدایت دے، اللہ ان پہ رحم فرمائے یہ اپنی بدیوں سے باز آجائیں اور یہ ہم اس لئے کرتے ہیں کہ ہم خدائی اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ آنحضرت ﷺ کو تو خدا نے خود روک دیا تھا لیکن ان کے متعلق کہ ان میں سے کون سے ایسے ہیں جو مہر زدہ ہیں اور

کون سے ایسے ہیں جو بیچ میں سے سعید روح رکھتے ہیں اور انجانی کی بات کرتے ہیں ہمیں علم نہیں۔ اس لئے دل آمادہ نہیں ہوتا کہ ان پر کلیۃً ایسی لعنت ڈالی جائے لیکن اب میں جو پیشکش کر رہا ہوں اس کا تو یہ مطلب ہے کہ اگر ان میں سے کوئی جرأت مند ہے تو وہ خود آگے آئے ہم لعنت نہیں ڈالتے، خود آگے آئے اور اپنے دعویٰ کی تائید میں اپنے اوپر اگر جھوٹا ہے تو لعنت ڈالے۔ اس کی اگر ان میں جرأت ہے تو آئیں اور آپ دیکھیں گے خدا کی تقدیر کس طرح ان کو ذلیل ورسوا کر دکھاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا عاشق صادق کوئی اور لا کے تو دکھائیں کہیں سے۔ چودہ سوسال گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا محبت اور عشق کا معاملہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے کیا اس کی کوئی نظیر نظر نہیں آتی۔ حیرت انگیز عشق ہے حیرت انگیز فدائیت ہے۔ نظم کا کلام ہو یا نثر کا کلام ہو بالکل ایک ایسا تعلق ہے کہ کوئی شریف النفس انسان ذرا سا بھی نگاہ رکھے حیران ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص کسی کے عشق میں اس طرح دیوانہ ہو سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے منصف مزاج غیر احمدی مسلمانوں نے جو پہلی نسلوں میں زیادہ نظر آیا کرتے تھے باوجود اختلاف عقیدہ کی یہ ہے عاشق رسول جو اس کو کہہ لو اور ان کی کتابوں میں ابھی تک یہ باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ شدید مخالفت رکھنے والے علماء ان کے پاس پہنچتے رہے اور کوشش کرتے رہے ان سے کفر کے فتوے لیں۔ انہوں نے کہا نہیں ایک بات بہر حال **پکی ہے کہ جو کچھ بھی کہو جتنا چاہو اختلاف رکھو یہ ہے عاشق رسول ﷺ۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں دیوانہ ہوا ہوا ہے۔**

آپ کے کلام کو تفصیل سے پیش کرنے کا تو وقت نہیں ہے جو اشعار لایا تھا لکھ کر بعض نمونے کے طور پر یا عبارتیں ان میں سے چند آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق سے آپ کی بھی روح معطر ہو، آپ کو بھی پتہ لگے کہ کس آقا کا آپ نے دامن پکڑا ہے اور اس کو آنحضرت ﷺ سے کیسی فدائیت اور عشق کی ایک نسبت تھی۔

دَر دِلم جوشد ثنائے سرورے

سرورے پڑھتے ہیں ہمارے ہندوستان وغیرہ کے فارسی دان اور اگر فارسی طرز میں پڑھا جائے تو ''سروری'' پڑھا جائے گا مگر اس پر پھر وہ بڑا ناراض ہوتے ہیں اگر میں اس کو ایرانی تلفظ پڑھنے کی کوشش کروں تو ہمارے اہل علم فارسی دان جو ہندوستان پاکستان ہیں وہ کہتے ہیں تم نے کیا ستیاناس کر دیا ہے بگاڑ

دیا ہے اس شکل وصورت کو۔ چونکہ اکثر مخاطب وہی ہیں اس لئے میں انہیں کی طرز میں پڑھوں گا یہ:۔

دَر دِلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی، ندارد ہمسرے
آنکہ جانَش عاشقِ یارِ اَزَل
آنکہ رُوحش، واصل آں دلبرے (درثمین فارسی صفحہ:۵)

میرے دل میں ''سرورے'' ایک سرور ایک آقا ایک سردار کا عشق جوش مار رہا ہے اس کی ثناء میرے دل میں جوش مار رہی ہے۔ کون ہو ہے وہ ''در خوبی ندارد ہمسرے'' کہ اس کی خوبی میں کوئی بھی اس کا ثانی کوئی بھی شریک نہیں ہے اس دنیا میں انسانوں میں۔ وہ ایک یکتا و تنہا ہے اس جیسا کوئی اور نہیں۔

آنکہ جانَش عاشقِ یارِ اَزَل

مجھے اس سے یہ نسبت کیوں ہے اس لئے کہ خود وہ ''یارِ ازل'' کا ایک عاشق صادق ہے، اس کی ساری جان اپنے خدا پر عاشق ہو چکی ہے۔

آنکہ رُوحش، واصل آں دلبرے

میرا محبوب کون ہے وہ کہ جس کی روح ''آں دلبر'' یعنی اللہ کی ذات میں پوری طرح کھوئی گئی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

در رہ عشق محمدؐ ، ایں سرو جانم رود
ایں تمنا ،ایں دعا ،ایں دردلم عزم صمیم (درثمین فارسی صفحہ:۱۰۲)

کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق کی راہ میں ''ایں سرو جانم رود'' یہ میری جان اور یہ میرا سر فدا ہو جائے، جاتا رہے اس راہ میں۔ ایں تمنا، یہ میری تمنا اور ایں دعا، یہ میری دعا ہے ''ای دردلم عزم صمیم'' اور میرے دل میں یہی عزم صمیم بھی ہے۔ پھر فرماتے ہیں:۔

مے پَریدم، سُوئے کُوئے اُو مُدام
من اگر میداشتم، بال و پرے
ختم شُد ، برنفسِ پاکش، ہر کمال
لاَ جَرم، شُد ختم ہر پیغمبرے

آں ترحّم ہا ، کہ خلق اس وَے بدید
کَس ندیدہ، در جہاں از مادرے

(درثمین فارسی صفحہ:۶۔۷)

کہ میرا تو یہ حال ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں کہ ہمیشہ اس کے کوچے کی طرف اپنے آپ کو اڑتا ہوا پاتا ہوں گویا کہ ہمیشہ حضور اکرم ﷺ کے تصور میں آپ کے وجود کی طرف اڑتا ہوا چلا جارہا ہوں۔

من اگر میداشتم، بال و پرے

کاش میرے وجود کو میرے جسم کو اگر یہ بال و پر مل جاتے یہ ہوتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ یعنی روحانی حالت میں تو ہر وقت اسی سمت میں جاری وساری ہوں لیکن

من اگر میداشتم، بال و پرے

کیسا پیارا مصرع ہے۔ کاش! ایسا ہوتا میرے جسم کو بھی یہ طاقت ہوتی تو میں آج محمد مصطفیٰ ﷺ کے جسم کی طرف اسی طرح اڑتا ہوا چلا جاتا۔

ختم شُد ، بر نفسِ پاکش، ہر کمال
لَا جَرم، شُد ختم ہر پیغمبرے

(درثمین فارسی صفحہ:۵)

آپ کے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہو چکا ہے۔ بے شبہ آپ پہ ہر پیمبری ختم ہے اور ہر پیغمبر ختم ہے۔ اگر پیغمبری پڑھا جائے ان معنوں میں تو مراد یہ ہوگی کہ پیغمبری ختم ہوگئی مگر ویسے

لَا جَرم، شُد ختم ہر پیغمبرے

کا مطلب ہے کہ ہر دوسرا نبی آنحضرت ﷺ کے بعد ختم ہو چکا، سوائے آپ کے ہر دوسرا نبی ختم ہے۔

آں ترحّم ہا ، کہ خلق اس وَے بدید
کَس ندیدہ، در جہاں، از مادرے

کہ وہ رحمتیں جو مخلوق خدا نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے مشاہدہ کیں کسی نے کبھی اپنی ماں سے ایسی رحمتیں نہیں پائیں۔ پھر فرماتے ہیں:۔

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
(درثمین صفحہ:۱۶۲)

محمد مصطفی ﷺ کی شان کا تصور کرو وہم گمان میں بھی نہیں آسکتی ، جسے خدا نے سارے زمانے کا مسیح بنایا ہے وہ اس کا غلام ہے۔

اب بتائیں کہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ جب ہم نام لیتے ہیں تو مراد یہ ہوتی ہے تو بالکل آمنے سامنے دکھایا ہے کہ ایک کون ہے اور دوسرا کون ہے۔ پھر فرماتے ہیں:

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
پہلے تو راہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
(درثمین صفحہ:۸۳،۸۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

انظر الی برحمة و تحنن
یا سیدی انا احقر الغلمان

کہ اے میرے محبوب میرے معشوق! میری طرف رحمت اور لطف کی نظر ڈالیں۔ اے میرے آقا! میں تو ایک غلاموں میں سے حقیر ترین غلام ہوں۔ احقر الغلمان۔

یا حب انک قد دخلت محبةً

اے میرے محبوب! تو محبت کے ذریعے داخل ہو گیا

فی مھجتی و مدارکی و جنانی

میری جان میں، میرے حواس میں اور میرے دل میں اس طرح تو داخل ہو گیا ہے محبت

کے ذریعے کے ذرے ذرے میں تورچ گیا ہے۔

من ذکر وجھک یا حدیقة بھجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی آن

اے میری مسرت کے باغ تیرے چہرے کے ذکر کے ساتھ من ذکر وجھک
لم اخل فی لحظ ولا فی اٰن

کسی حالت میں اور کسی لحہ بھی میں غافل نہیں رہتا۔ ہر وقت تیرا خیال ہے جو میرے دل پہ چھایا ہوا ہے۔

جسمی یطیر الیک من شوق علا
یا لیت کانت قوة الطیران

(القصائد الاحمدیہ صفحہ:)

میرا جسم ایک غالب شوق کی وجہ سے ہر آن تیری طرف اڑتا چلا جا رہا ہے۔ وہی شعر جس کا پہلے فارسی میں بھی اس مضمون کو بیان کر دیا گیا ہے۔

جسمی یطیر الیک من شوق علا
یا لیت کانت قوة الطیران

اے کاش! مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی یعنی میرا جسم بھی اڑ سکتا اور میں تیرے حضور حاضر ہو جاتا۔ پھر فرمایا:۔

انی اموت ولا تموت محبتی

میں تو ضرور مر جاؤں گا لیکن میری محبت محمد مصطفی ﷺ سے جو مجھے عشق ہے وہ کبھی نہیں مرے گی۔

انی اموت ولا تموت محبتی
یدری بذکرک فی التراب ندائی

(القصائد الاحمدیہ صفحہ: ۲۰۴)

اے محمد! تیرے ذکر کے بعد میری مٹی سے بھی تیری محبت کی آواز بلند ہوگی۔ آج دنیا کے کروڑوں احمدی گواہ ہیں کہ خدا کی قسم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محمد مصطفی ﷺ کے ساتھ محبت کبھی نہیں مرے گی۔ آپ مر گئے دنیا کے لحاظ سے اور ہم مر جائیں گے اور نسلاً بعد نسلٍ

جماعتیں آئیں گی اور مرتی چلی جائیں گی مگر ایک چیز جس کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی وہ عشق محمد مصطفی ﷺ ہے اور قیامت تک آپ کے اور آپ کے غلاموں کی قبروں کی مٹی سے محمد مصطفی ﷺ کی محبت کی آواز ہمیشہ بلند ہوتی چلی جائے گی۔